

## 69937-عورت کا خاوند کی اجازت کے بغیر گھر سے نکلنے اور بغیر حرم سفر کرنے کا حکم

سوال

میر اسوال ہے کہ :

بیوی کے گھر والوں کے متعلق خاوند کے واجبات کی حد کیا ہے ؟

میں یہ سوال اس لیے کہ رہی ہوں کہ جب میری والدہ مجھے ملے آتی ہیں تو خاوند کی جانب سے مجھے بہت مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے، حتیٰ کہ میری والدہ کے ساتھ اس کارویہ بہت خراب اور برا ہوتا ہے (یہ اس لیے ہوا کہ میرے خاوند کے رشتہ داروں اور میری والدہ کے مابین جھگڑا ہوا) حتیٰ کہ خاوند نے میری والدہ وغیرہ کو گھر سے نکال دیا، جس کے نتیجے میں مجھے اپنی والدہ کے ساتھ مجبوراً جانا پڑا حالانکہ خاوند مجھے اپنے ساتھ رکھنا چاہتا تھا، (یہ علم میں رہے کہ میں کسی دوسرے ملک میں رہتی ہوں اور اپنی والدہ کے ساتھ چلی گئی) خاوند کا رویہ میرے ساتھ ٹھیک تھا صرف اتنا ہے کہ والدہ کے ساتھ ایسا کرنے سے میں غصہ میں آگئی، حالانکہ اس نے دوسرے دن افسوس کا اظہار کیا، لیکن والدہ نے اسے معاف نہیں کیا، تو میں اس کے ساتھ میرا یہ رویہ صحیح ہے، یا کہ میں نے خاوند کی نافرمانی کی ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے خاوند کی اطاعت کی وصیت کی ہے ؟

پسندیدہ جواب

اول :

خاوند کو چاہیے کہ وہ بیوی کے رشتہ داروں سے صدر رحمی کرے اور ان کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئے، کیونکہ اس کا ایسا کرنا بیوی کے ساتھ حسن معاشرت میں شامل ہوتا ہے، اور ایسا کرنے سے بیوی کے دل میں اس کی محبت اور الافت پیدا کرے گا، اور وہ اسے قدر و منزلت کی نظر سے دیکھے گی اور ان دونوں کے مابین محبت و مودت میں اضافہ کا باعث ہو گا۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

{اور ان کے ساتھ اچھے اور بہتر طریقے سے بودباش اغتیار کرو}، النساء (19).

ابن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ اس کی تفسیر میں کہتے ہیں :

"یعنی : جیسے تم ان سے چاہتے ہو اسی طرح حسب استطاعت اور قدرت ان کے لیے بھی اپنے قول و فعل اور عمل میں ان کے لیے اچھائی اور بہتری پیدا کرو، تو تم بھی اس جیسا ہی کام کرو جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

{اور ان (عورتوں) کے لیے بھی اسی طرح ہیں جس طرح ان پر ہیں بہتر اور اچھے طریقے سے}.

اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"تم میں سے بہتر اور اچھا وہ ہے جو اپنے اہل و عیال کے لیے اچھا ہے، اور میں تم میں سے اپنے اہل و عیال کے لیے بہتر ہوں"

علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے السلسلۃ الصحیحة حدیث نمبر (285) میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔ انتہی۔

دیکھیں : تفسیر ابن کثیر (477/1).

دوم :

اور ہامسئلہ خاوند کی آپ کی والدہ کو گھر سے نکانا تو اس نے اس کی اس کی معذرت کر لی ہے، اور جس کا بھائی اپنی غلطی کی معافی مانگ لے اور معذرت کر لے اسے چاہیے کہ وہ اس کی معذرت کو قبول کرے اور اس کی غلطی کو معاف کر دے۔

اور شادی شدہ عورت کو معلوم ہونا چاہیے کہ خاوند کی اطاعت والدین کی اطاعت پر مقدم ہے، لہذا مرد نیکی میں ابھی والدہ پر کسی کو بھی مقدم نہیں کرے گا، اور یہی کے لائق نہیں کہ وہ خاوند کی اطاعت پر کسی اور کو مقدم کرے؛ یہ اس لیے کہ اس کا یہی پر عظیم حق ہے، اور عورت پر مرد کے عظیم حق میں یہ شامل ہے کہ شریعت اسلامیہ تو اس کے قریب تھی کہ یہی کو حکم دیتی کہ وہ خاوند کو سجدہ کرے، لیکن ایسا س لیے نہیں کیا کہ انسان میں سے کسی کو بھی سجدہ کرنا جائز نہیں ہے۔

اور خاوند کو بھی یہ حق نہیں پہچتا کہ وہ یہی کے گھر والوں کو اپنی بیٹی سے ملنے منع کرے، لیکن اگر اسے یہ خدشہ ہو کہ ایسا کرنے سے یہی میں فائدہ پیدا ہو گایا وہ یہی کو مخالفت پر ابھاریں گے تو اس وقت خاوند کو روکنے کا حق حاصل ہے۔

سوم :

آپ سے دو قسم کی غلطیاں ہوتی ہیں اور دوبار آپ نے شریعت کی مخالفت کی ہے:

پہلی غلطی یہ ہے کہ گھر سے خاوند کی اجازت کے بغیر نکلی ہیں، اور دوسرا غلطی محروم کے بغیر سفر کیا ہے۔

گھر سے خاوند کی اجازت کے بغیر نکلا حرام ہے، بلکہ اللہ تعالیٰ نے تو رجی طلاق والی عورت کو بھی اپنے گھر سے نکلنے سے منع فرمایا ہے، تو پھر اگر ایسا نہ ہو تو معاملہ کس قدر ہو گا؟!

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم (ابنی امت سے کہ دو) جب تم ابھی یہی لوں کو طلاق دینا چاہو تو ان کی حدت (کے دونوں کے آغاز) میں انہیں طلاق دو، اور حدت کا حساب رکھو، اور اللہ تعالیٰ سے جو تمہارا پروگار ہے ڈرتے رہو، تم انہیں ان کے گھروں سے نہ نکلو، اور نہ ہی وہ خود نکلیں، ہاں یہ اور بات ہے کہ وہ کھلی برائی کر پڑیں، یہ اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حدیں ہیں جو شخص حدود سے آگے بڑھ جائے اس نے یقیناً اپنے اوپر ظلم کیا﴾۔ الطلاق (1)

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں:

”اور زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ کہتے ہیں : اللہ تعالیٰ کی کتاب میں خاوند سردار ہے، اور انہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

فرمان باری تعالیٰ ہے :

﴿اور ان دونوں نے اس کے سردار کو دروازے کے قریب پایا﴾۔ یوسف (25).

اور عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

نکاح غلامی ہے، اس لیے تم میں سے کسی ایک کو دیکھنا چاہیے کہ وہ اپنی عزیز بچی کس کی غلامی میں دے رہا ہے۔

اور ترمذی وغیرہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"عورتوں کے ساتھ بہتر سلوک کرو، کیونکہ وہ تمہارے پاس قیدی ہیں"

لہذا عورت اپنے خاوند کے پاس غلام اور قیدی کے مشابہ ہے، اس لیے عورت کو کوئی حق نہیں کہ وہ اس کے گھر سے خاوند کی اجازت کے بغیر نکلے، چاہے عورت کو اس کا والدیا والدہ یا کوئی اور حکم دے، اس پر آئمہ کرام کا اتفاق ہے "انتہی"۔

دیکھیں : الفتاویٰ الحبری (3/148)۔

ابن مفلح عنبی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"عورت کے لیے خاوند کے گھر سے بغیر اجازت نکلا حرام ہے، لیکن ضرورت یا کسی شرعی واجب کی بنا پر نکل سکتی ہے" "انتہی"

دیکھیں : الآداب الشرعية (3/375)۔

اور رہا عورت کا بغیر حرم سفر کرنے کا مسئلہ تو یہ بغیر حرم سفر کرنا حرام ہے، اس کے بارہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح احادیث وارد ہیں۔

امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

"حاصل یہ ہوا کہ : جسے سفر کا نام دیا جاتا ہے اس سے عورت کو خاوند کے بغیر یا بغیر حرم سفر کرنے سے منع کیا جائے گا، چاہے وہ تین دن یا دو یا ایک دن کا ہو، یا پھر ایک منزل وغیرہ ہی ہو، اس کی دلیل ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی یہ حدیث ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"حمرم کے بغیر عورت سفر نہ کرے"

اور یہ حدیث سب کو شامل ہے جسے سفر کا نام دیا جاتا ہے۔ واللہ اعلم۔ انتہی

دیکھیں : شرح المسلم (9/103) کچھ کمی و بیشی کے ساتھ۔

اور منزل تقریباً میں کلو میٹر کی مسافت کو کہا جاتا ہے۔

گزارش ہے کہ آپ سوال نمبر (10680) کے جواب کو ضرور دیکھیں کیونکہ اس میں خاوند اور بیوی کے حقوق کا ذکر ہے۔

واللہ اعلم۔